مفکرِ قرآن، نقیبِ اتحادِ امت۔ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

شاکر حسین خان ☆

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۱

ترجمہ: ''اور مضبوطی سے تھامے رکھو سب کے سب اللہ کی رسی کو اور آپس میں جدا جدا نہ ہو۔''

علامہ سید نعیم الدین مرادآبادیؒ آیتِ مذکورہ کے تحت اپنی تفسیر خزائن العرفان میں رقم طراز ہیں کہ: ''اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک حبل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر۔'' ۲

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے آیتِ مذکورہ کی تفسیر کے تحت لکھا ہے کہ ''سیدنا علی وابن مسعود وابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہم) نے رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت فرمائی ہے حبل اللہ القرآن۔اللہ کی رسی سے مراد قرآن ہے۔'' ۳

اس تناظر میں پروفیسر ڈاکٹر حافظ شکیل اوج کی زندگی پر نظر ڈالیں تو ظاہری طور پر آپ آیت مذکورہ کا عملی نمونہ نظر آئیں گے ان کی زندگی کے دو پہلو بڑے واضح اور نمایاں ہیں۔اول قرآن کریم سے دلی لگاؤ اور دوئم داعی اتحاد بین المسلمین۔

آپ کو قرآن کریم سے والہانہ عشق تھا، آپ حقیقی، ظاہری اور باطنی طور پر قرآن کریم پر ایمان رکھتے تھے۔قرآن کریم کے عامل اور عالم تھے۔راقم عصر حاضر میں آپ کو پاکستان کا سب سے بڑا ماہر قرآنیات تصور کرتا ہے۔جو شخص قرآن کریم کی روشنی میں اپنی تحقیق پیش کرتا آپ اس کو اور اس کی تحریرات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتے اور اس کو تحسین پیش کرتے۔عام روایتی باتوں سے حتی الامکان گریز کرتے لوگوں کو قرآن فہمی کی جانب مائل کرتے۔

آپ حافظِ قرآن تھے جس عنوان کے تحت قلم اٹھاتے اس کو قرآن کریم کی روشنی میں دیکھتے، آپ کے متعدد مقالات ومضامین جن میں ''قرآن اور ختم نبوت''، ''اظہار رائے کی آزادی کا قرآنی تصور''، ''مغفرتِ ذنب کا قرآنی تصور''، ''تعددِ

☆ ڈاکٹر شاکر حسین خان، ٹیچنگ ایسوسی ایٹ، شعبہ علومِ اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازدواج کے قرآنی دلائل''،''حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ کے درمیان فرق''،''قرآن بطور ماخذِ سیرت''،''قوم امت اور ملت قرآنی اطلاقات اور مسلم شناخت''،''انسدادِ غلامی میں قرآن کا کردار''،''امام ابوحنیفہ کی قرآن فہمی کے چند نظائر''،''ایڈز قرآن کی روشنی میں''،''نفاذِ شریعت کے قرآنی اصول اور طلاق وعدت کے قرآنی واجتہادی مسائل'' آپ کی قرآن فہمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

قرآن کریم کے کئی نسخے آپ کی میز پر رکھے ہوتے تھے،کوئی بات ذہن میں آتی یا کوئی مسلۂ درپیش ہوتا قرآن کریم کھول کر دیکھتے ،صفحات پر نشانات لگا دیتے ،آیات والفاظ کو خط کشیدہ کر لیتے بعض مقامات پر حاشیہ نگاری بھی کرتے ۔قرآن کریم کا جو بھی جدید ترجمہ اردو،انگریزی یا فارسی زبان میں شائع ہوتا اس کو حاصل کرنے کی سعی کرتے ،اگر دو یا زیادہ نسخے دستیاب ہو جاتے تو اپنے عزیزوں کو بطور تحفہ عنایت فرما دیتے۔

وہ اپنے اکثر طلبہ کو محمد فواد عبدالباقی کی کتاب **المعجم المفھرس لا لفاظ القرآن الکریم** خریدنے کا مشورہ دیتے ۔رئیس کلیہ معارف اسلامیہ کے منصب پر فائز ہونے کے بعد آپ نے کتاب مذکورہ کے حوالے سے فرمایا تھا کہ'' ایک **معجم مفھرس** دفتر، میں بھی ہونی چاہیے ضرورت پڑتی رہتی ہے۔''

آپ قرآن کریم کے اردو تراجم کے حوالے سے فرماتے تھے کہ'' کوئی ترجمہ الہامی نہیں اور نہ ہی حتمی ہے،تمام ترجمے درست ہیں کوئی ترجمہ غیر صحیح نہیں۔تمام مترجمین نے ترجمے درست کیے ہیں کسی نے کسی آیت کا ترجمہ اچھا کیا ہے کسی نے بہت اچھا کیا اور کسی نے بہت زیادہ اچھا،کسی نے اصطلاحی ترجمہ کیا ہے تو کسی کا ترجمہ لغوی/معنوی ہے تو کسی نے سیاق عبارت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجمہ کیا ہے۔آپ نے قرآن کریم کے اردو تراجم کے حوالے سے ہی پی ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھا،آپ کے مقالے کا عنوان تھا'' قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم کا تقابلی جائزہ'' ۴

ڈاکٹر اوج نے اپنے سابقہ محلے شاہ فیصل کالونی نمبر۳ کی جامع مسجد نور سے قرآن کریم حفظ کیا تھا،طالب علمی کے زمانے سے ہی قرآن کریم کا درس دینا شروع کر دیا تھا،آپ کی کوششوں سے کالونی میں ایک مدرسہ بنام''منہاج القرآن'' قائم ہوا،جہاں آپ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے پھر آپ نے دیگر مقامات پر بھی قرآن کا درس دینا شروع کر دیا تھا۔مختلف مساجد میں بھی آپ نے خطابت کے جوہر دکھائے ،جب آپ کا تقرر بطور استاد کراچی یونیورسٹی میں ہوا اور آپ نے کراچی یونیورسٹی کے اسٹاف ٹاؤن میں رہائش اختیار کی تو وہاں بھی قرآن کریم کی محفل سجانے لگے۔

جنوری ۲۰۰۵ء کو آپ نے ایک سہ ماہی مجلّے کا اجرا کیا جسے عالمی سطح پر پزیرائی حاصل ہوئی،قرآن کریم کی نسبت سے اس مجلّے کا نام''التفسیر'' رکھا۔آپ نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ''ہم نے اس مجلّے کا نام التفسیر منتخب کیا ہے جو بالعموم قرآن مجید کی نسبت سے بولا اور سمجھا جاتا ہے واضح ہو کہ ہم نے تفسیر کے بجائے التفسیر رکھا ہے یعنی الف لام تعریفی داخل کر کے نکرہ کو معرفہ بنایا ہے اس نام کے انتخاب کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم نے اپنی فکر کا مرکز ومحور قرآن اور صاحبِ قرآن کو بنایا ہے۔ قرآن اور صاحبِ قرآن۔دونوں لازم وملزوم ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات،قرآن کی مجسم تفسیر ہے۔'' ۵

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج کے نزدیک جو روایت احکامات قرآن کریم کے خلاف ہو وہ رسول اکرم ﷺ کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمان نہیں۔ آپ ﷺ کا فرض منصبی تلاوت قرآن کریم اور اس کی تفسیر بیان فرمانا تھا اس لیے آپ ﷺ کا کوئی بھی فرمان قرآن کریم کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ آپ کے نزدیک ''منکر حدیث کافر نہیں'' کیونکہ ہر مکتب فکر کے لوگ اپنے مذہب و مسلک کے مطابق حدیثوں کو قبول کرتے ہیں اور جو حدیث ان کے مذہب کے خلاف ہو اس کا رد کرتے ہیں جیسے احناف نماز میں رفع یدین کرنے کا حکم والی حدیثوں کو قبول نہیں کرتے کیونکہ کہ وہ نماز میں رفع یدین کرنے کے قائل نہیں۔ اس طرح مختلف مسالک کے لوگ دیگر حدیثی روایتوں پر اپنے اپنے تحفظات رکھتے ہیں۔

مختلف علمی حلقوں اور مختلف فکرونظر رکھنے والوں نے مجلّہ ''التفسیر'' کا خیر مقدم کیا، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ (انڈیا) مئی ۲۰۰۵ء، ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ، ستمبر ۲۰۰۵ء ہفت روزہ تکبیر ستمبر ۲۰۰۵ء کے ان شماروں میں التفسیر کے اجراء پر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج شہید زندگی بھر اتحاد امت کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کرتے رہے، آپ کے نزدیک امت کا اتحاد قرآن کریم سے وابستگی کی صورت میں قائم ہوسکتا ہے تمام مکاتب فکر کے افراد قرآن کریم کی جانب رجوع کریں، اپنے مسائل و معاملات کو قرآن کریم کی روشنی میں دیکھیں۔ قرآن کریم پر سب کا ایمان ہے اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ حدیثی روایات کی وجہ سے قائم ہے اگر روایات پر مذہب کو قائم کریں گے تو اختلاف ختم نہیں ہوگا اگر اختلاف رہا تو پائیدار اتحاد قائم نہیں ہو سکے گا۔ ڈاکٹر اوج لوگوں کو قرآن کریم کی جانب مائل کرنے میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے، مختلف علاقوں اور مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے قرآنی فکر کے افراد ان سے رابطہ میں تھے، ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ ''جب میں اسلام آباد جاتا ہوں تو قرآنی فکر کے لوگ مجھ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے ہیں اور مجھے اپنے ہاں مدعو بھی کرتے ہیں۔''

ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی اعتدال پسندی اور وسعت نظری کے عمومی طور پر تمام مکاتب فکر کے افراد قائل تھے اس لیے آپ کو مختلف مسالک کے تعلیمی و مذہبی اداروں میں لیکچرز کے لیے مدعو کیا جاتا تھا۔ ۱۰ جون ۲۰۰۶ء کو آپ نے بوہری برادری کی درس گاہ جامعہ سیفیہ، حیدری، نارتھ ناظم آباد کراچی میں ''عقیدہ و عمل کا باہمی تلازم'' کے عنوان کے تحت لیکچر دیا۔ ۱۴ اگست ۲۰۰۶ء کو جامعہ امامیہ ناظم آباد کراچی میں ''قرآن و سنت کی عظمت و اتباع نہج البلاغہ کی روشنی میں'' کے عنوان کے تحت لیکچر دیا۔ مقام مذکورہ پر وہ آخری مرتبہ لیکچر دینے کے لیے تشریف لے گئے تھے ان کے ہمراہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مہدی کے علاوہ راقم بھی تھا۔

ڈاکٹر اوج کی وسعت نظری کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود پروفیسر غلام مہدی صاحب نے اپنے پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ بعنوان ''مسلک نوربخش تاریخ و تعلیمات'' آپ کی نگرانی میں مکمل کیا۔ گلگت سے تعلق رکھنے والے کراچی یونیورسٹی کے ایک طالب علم محمد اسحاق نے بعنوان ''امام خمینی کی شخصیت اسلامی انقلاب کے رہبر کی حیثیت سے'' آپ کی نگرانی میں پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھا۔ ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء آپ نے خانہ فرہنگ اسلامی جمہوریہ ایران، کراچی میں بعنوان ''برصغیر پاک و ہند میں اردو تراجم و تفاسیر کی تاریخ'' بحیثیت مقرر خطاب کیا۔ مقام مذکورہ پر آپ نے ۹ فروری ۲۰۱۲ء کو ''انقلاب اسلامی و جدید تہذیب و تمدن'' کے عنوان سے بھی خطاب فرمایا۔ ان دو تقریبات کے علاوہ بھی آپ نے ان کے زیر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہتمام کراچی و اسلام آباد میں منعقدہ ہونے والی تقاریب میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

ڈاکٹر شکیل اوج نے متعدد علمی اور مختلف مذہبی نظریات کی حامل شخصیات پر مقالات اور ان کے انتقال پر تعزیتی مضامین لکھ کر ان کی علمی و ملی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا یہ کاوش بھی آپ کے نقیب اتحاد ملت ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ فاضل بریلوی پر مختلف مضامین اور کتابیں لکھ کر آپ نے ماہر رضویات ہونے کی سند تو حاصل کر ہی لی تھی اسی طرح سید ابوالاعلیٰ مودودی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن (اسیر مالٹا) صوفی عبدالحمید سواتی، عبدالماجد دریا بادی وغیرہ پر مضامین لکھ کر اپنے اسلامی ہونے کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا آپ کے داعی اتحاد بین المسلمین ہونے کا زندہ ثبوت مجلّہ ''التفسیر'' ہے جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء اور اکابرین پر شخصی مضامین اور ان کی خدمات پر تحقیقی مقالات شائع کیے گئے خصوصی طور پر مجلّہ التفسیر کا ''شخصیات نمبر''، ''تفردات نمبر'' اور ''برصغیر کے مفسرین اور ان کی تفاسیر'' پر خصوصی اشاعت قابل ذکر ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج موسس مجلّہ التفسیر آخرالذکر شمارے کے اداریے میں رقم طراز ہیں ''اوپر جو میں نے ایک مختصر سی فہرست دی ہے اس میں عقائد و نظریات کے پہلو سے اکثر ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں ان کے زمان و مکان میں بھی اختلاف ہے۔ گو ان میں بعض ہمعصر بھی ہیں مگر نقطہ نظر کے فرق کے سبب وہ سب اپنا جداگانہ مقام رکھتے ہیں میں ان تمام ہی حضرات کے تفسیری و تفہیمی کام کو ملت اسلامیہ کا مشترکہ علمی سرمایہ سمجھتا ہوں۔ مسلمانوں کو اس علمی خزانے سے بغیر کسی تعصب کے استفادہ کرنا چاہیے کہ تقابل ہی کے سبب بسا اوقات قرآن فہمی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور مسلسل مطالعہ اور غور و فکر سے لوگوں کی سوچ میں وسعت اور فکر میں رواداری پیدا ہوتی ہے۔ میں نے اس خصوصی اشاعت میں جو بزم مفسرین سجائی ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کیونکہ شروع شروع میں مفسرین کی تفسیرات ہی قرآن فہمی کا وسیلہ بنتی ہیں اور صاحبان ذوق براہ راست کلام الٰہی سے جڑ جاتے ہیں اور میں چاہتا بھی یہی ہوں کہ لوگ کلام الٰہی سے وابستہ ہو جائیں اور میرا مقصد اس کے سوا کچھ بھی نہیں، میں ملت اسلامیہ کو جسد واحد کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے اس اسم کا مسمیٰ اسی صورت میں ممکن نظر آتا ہے۔''[۵]

گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والے اہل حدیث مفسر قرآن مولانا عبدالکریم اثری سے بھی آپ کے اچھے تعلقات استوار تھے عروۃ الوثقیٰ تفسیر قرآن شائع ہوئی تو اثری صاحب نے آپ کو ارسال فرمائی کئی مرتبہ تفسیر مذکورہ کے اقتباسات مجلّہ التفسیر میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ جب شیخ الہند کانفرنس میریٹ ہوٹل کراچی میں منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر اوج صاحب کو مدعو کیا گیا آپ نے شیخ الہند کی قرآنی خدمات کے عنوان کے تحت مقالہ پڑھا، آپ کی اس کاوش کو کانفرنس میں شریک علمائے دیوبند بشمول امیر جمیعت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن نے سراہا اور انھیں تحسین پیش کیا۔ اس کانفرنس کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر مسعود رقم طراز ہیں ''پچھلے ہی دنوں دیوبندیوں نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن پر ایک کانفرنس منعقد کی تو انھیں بھی مقالہ پڑھنے کی دعوت دی، چنانچہ ہمارے ڈاکٹر صاحب شیخ الہند کے فضائل و مناقب نیز ان کی قرآن فہمی پر ایک عالمانہ مقالہ لکھ کر لے گئے، مقالہ سن کر مولانا فضل الرحمٰن جو صدارت کر رہے تھے بہت متاثر ہوئے فرمایا ڈاکٹر صاحب! ہم تو سیاسی لوگ ہیں آپ علمی شخصیت ہیں آپ کا کام زیادہ اہم ہے۔ آپ اپنا فریضہ ادا کرتے رہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ قرآن میں غوطہ زنی نے ڈاکٹر شکیل اوج کو فرقہ بندی اور گروہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج کی علمی و دینی خدمات ☆

مہوش خالد ☆☆

ڈاکٹر شکیل اوج یکم جنوری ۱۹۶۰ء میں کراچی میں پیدا ہوئے آپ کے والد عبدالحمید خان کا تعلق ہندوستان کے شہر کانپور سے تھا اور والدہ محترمہ شاجہاں پور کی رہنے والی تھیں ۔ڈاکٹر شکیل اوج ایک معروف دانشور و مذہبی اسکالر ہیں اور اپنی مخصوص اجتہادی فکر کے باعث علمی دنیا میں ایک خاص مقام وشہرت کے حامل ہیں ڈاکٹر صاحب کا شمار ان معدودے چند نفوس میں ہوتا ہے جنہیں قرآن فہمی میں کمال کا ملکہ حاصل ہے علمِ تفسیر ڈاکٹر شکیل اوج کا خاص میدان ہے شخصیت کے اعتبار سے آپ نہایت پروقار، خوش لباس، خوش طبع، اور زندہ دل انسان ہیں ۔ بحیثیت استاد آپ بہت ہی اچھے استاد ہیں آپ کے لیکچر محققانہ اور واضح ہوتے ہیں طالبِ علم دورانِ لیکچر علم کے سمندر میں غوطہ زن ہوکر موضوع سے متعلق نایاب وقیمتی موتی چنتے ہیں مجھ ناچیز کو ڈاکٹر صاحب سے ۲۰۰۶ء میں فقہ ۲۰۰۷ء میں تفسیر اور ۲۰۱۰ء میں قرآن کے بنیادی موضوعات پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔آپ ہمیشہ سے میرے پسندیدہ اساتذہ کی فہرست میں صفِ اول رہے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج کم عمری سے ہی علمی حلقوں سے وابستہ رہے۔آٹھویں جماعت میں زیرِ تعلیم تھے تو جامع مسجد نور شارع فیصل کالونی کے امام وخطیب اور مدرسہ نورالقرآن کے صدر مولانا حافظ صالح (مرحوم) کے پاس اکثر و بیشتر بعد نمازِ مغرب کے لیے جایا کرتے تھے جہاں مختلف دینی و مذہبی مسائل زیرِ بحث رہتے اور یہ سلسلہ عشاء تک جاری رہتا، ساتھ ساتھ ڈاکٹر شکیل اوج قرآن بھی حفظ کر رہے تھے ۔ بچپن میں ڈاکٹر شکیل اوج صبح سے دوپہر تک مدرسے میں پھر مغرب سے عشاء تک دوبارہ مدرسہ میں جایا کرتے تھے۔

نوعمری سے ہی ڈاکٹر شکیل اوج اسکولوں ومختلف تنظیموں کی جانب سے تقریر ومضمون نویسی کے مقابلوں میں شرکت کیا

☆ یہ مضمون ڈاکٹر شکیل اوج کی حیات میں لکھا گیا۔

☆☆ ریسرج اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com